سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۶

اظہارِ حقیقت

بر ماتم اوراقِ غم

جس میں اسباب مخالفت اوراق غم اور حقیقتِ جماعت المسلمین دکھاتے
ہوئے اعتراف حق کرکے مخالفین کی حق پوشی کا پردہ کھولا ہے +۔

از

علامہ حکیم ابو الحسنات سید محمد احمد خطیب مسجد وزیر خان لاہور

پبلشر

بزمِ تنظیم (شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور) متصل مسجد وزیر خان لاہور

(کتبہ شاہ محمد خوشنویس مسجد وزیر خان لاہور)

(مقبول عام پریس ریلوے روڈ لاہور)

خدا شرے برانگیزد کہ خیرے دراں باشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زریں شکند قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نشود۔

عرض حال

اوراق غم میری ایک تاریخی کتاب ہے۔ جسے تالیف کئے آج سات سال ہو جاتے ہیں۔ اور یہ میری پہلی تالیف ہے جو فن تاریخ میں لکھی تھی۔ چونکہ مجھے ریاست الور کے قیام میں روافض کی حقیقت اتنی ظاہر تھی۔ کہ یہ جماعت قرآن کی منکر ہے خلفاء راشدین کو گالیاں دیتی ہے۔ میں نے قیام الور میں ان کا رد شروع کیا عوام جہلا محرم میں تعزیہ داری وغیرہ اس کثرت سے وہاں کرتے تھے کہ روافض کے صرف دو یا تین تعزیہ نکلتے تھے۔ اور سنیوں کے سینکڑوں کی تعداد میں۔ مجالس ماتم میں زیادہ اجتماع سنیوں کا ہی ہوتا تھا۔ مہندی جتنی بھی تعداد میں نکلتیں۔ وہ عام طور پر سنی جہال کی طرف سے غرضکہ اس کا سدباب کرنے میں اسقدر مساعی کیگئیں۔ کہ عشرہ کے جلسے مقرر کئے جس سے بفضلہٖ سنی راہ راست پر آئے لیکن پھر بھی تعزیہ داری کا سلسلہ باقی رہا۔ اُسی حالت میں مجھے فرمائش کی گئی۔ کہ ایک کتاب تاریخ شہادت پر لکھوں چنانچہ جو کتابیں مجھے وہاں میسر آئیں۔ اُن سے میں نے اس کتاب کو جمع کیا جس کی فہرست دیباچہ کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ اُس کے ساتھ معذرت

سبھی پیش ناظرین کی ہے۔ کہ اگر کسی مقام پر کہیں غلطی یا لغزش ملاحظہ فرمائیں تو دامن کرم سے اُسے مخفی فرماکر زبان طعن دراز نہ کریں۔ بلکہ فقیر کو اس غلطی سے مطلع فرماکر مشکوریت کا موقعہ بخشیں۔

چنانچہ اُس پر اگر عمل کیا تو دہلی سے میرے ایک مخلص دوست نے کیا کہ مجھے برادران یوسف علیہ السلام اور فضائل صحابہ کے اندر ایک عبارت کی اصلاح کیلئے لکھا۔ اس واقعہ کو دو سال گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب کہ مفتی عبدالقادر عبدالحمید کے پردہ میں مجھے الوری رافضی لکھ رہے تھے میں نے اسی وقت ایک دو ورقہ میں عبدالحمید وغیرہ کی شر انگیزی دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور اوراقِ غم کے ساتھ وہ پرچہ جلنے لگا۔ ان کی حسد پروری کی سزا خدا نے انہیں دی۔ اور وہ انجام ہوا۔ جو اہالیانِ لاہور نے دیکھا۔

پھر ہاشم علی نامی ایک شخص نے شاہی جنتری والد قبلہ کو لاکر دکھائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علماء احناف سے اُس پر ریویو کرایا چونکہ اُس جنتری میں کوئی بیدینی نہ تھی۔ سب نے ریویو کردیا۔ پھر ۳۳ء اور ۳۴ء کی جنتری میں وہ کھیل کھیلا اور اُس نے غلط حوالہ کتابوں کے لکھکر صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان پر چوٹ کی۔ حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ گستاخیاں کیں کہ العیاذ باللہ۔ حتیٰ کہ حضرت علی کو مجسم اللہ علی لکھ مارا۔ بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا کہ حضور سے۔ حضرت علی کو افضل لکھ گیا۔ اب پر والد قبلہ نے اُس کا رد کیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ والد قبلہ کے منہ آتے آتے مجھ پر بھی حملہ کرنے لگا۔ حالانکہ

مجھے نہ اس کی جنتری کا علم تھا۔ نہ میں اُسے جانتا تھا۔ لیکن جب "باپ بیٹا" عنوان کا پرچہ نظر سے گذرا تو اُس کی جنتری دیکھی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ تو کوئی رافضی ہے لیکن اُس کے حملوں پر سکوت کیا گیا کیونکہ بہت سے اعتراضات محض لایعنی تھے۔ اور ایسے لایعنی کہ اردو خوان خود انہیں دیکھکر اس کی جہالت کا اندازہ کرسکتا تھا۔ منجملہ اُس کے اُس نے لکھا تھا۔ کہ اوراق غم کے صـ۱۱۱ پر وفات سید المرسلین میں تمہیدی مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ اسے کاٹ کر لکھا۔ اور اصل مضمون یہ ہے :۔

"جس سرو سہی نے چمن وجود میں بلندی حاصل کی۔ اُسے اڑہ فنا نے بیخ و بن سے کاٹا۔ جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشوونما پائی تیر ممات نے اُسے فنا کیا۔

کدامی سر در اداد بلندی — کہ بادش خم نہ کرد از دردمندی"

اس پر آپ جہالت میں آ کر مجھے لکھتے ہیں"۔ موذی مفتری مؤلف اوراقِ غم سن اور کان کھولکر سن۔ تیرا امام اہلسنت ہونیکا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تو کذاب دریدہ دہن ہے۔" الخ۔ غرضکہ ایسی ایسی بیہودہ چیزیں وہ لکھ کر اپنی جہالت دکھاتا رہا۔ میں نے التفات نہ کیا۔ اور اذا خاطبھم الجاھلون قالو سلاما پر عمل کیا۔

پھر جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیرخان میں ہوا۔ اور تمام مسلمانانِ لاہور پر واضح ہو گیا۔ کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثناء اللہ امرتسریہ یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ اور اثناء مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ

کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا۔ تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ جمعیتہ الاحناف حقیقتاً جمعیتہ الثنائیہ ہے۔

اسمیں میرا کیا قصور تھا جیسا کیا ویسا پایا!!

دوسرے جمعیتہ الاحناف کے سکریٹری نے تحریر میں لکھا تھا۔ کہ مناظرہ کیلئے مولوی اشرفعلی کو لائینگے۔ یا اُن کے وکیل مناظرہ کو۔ اور مناظرہ حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد۔ صراط مستقیم اور تحذیر الناس کی عبارات کفریہ پر ہوگا۔ مگر مولوی اشرفعلی کو تو نہ آنا تھا نہ آئے اور چونکہ وہ کم از کم عالم ہی سمجھتے تھے کہ میں اپنے کفر کا وکیل شرعاً کیسے بنا سکتا ہوں انہوں نے بہت کچھ ٹالا جب نمائندے مصر ہوئے تو مجبوراً انہوں نے ایک رقعہ لکھ دیا۔ جسمیں لکھا کہ حفظ الایمان کی عبارت کی تفہیم کیلئے فلاں فلاں کو میں بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں دو دن نکل گئے۔ کہ اخیر میں مولوی ثناء اللہ کی مدد لینے نے ان کا رہا سہا بھرم خاک میں ملا دیا۔ کافی رسوائی ہوئی میں بوجہ بیماری اہلیہ اپنی پریشانی میں تھا۔ اس وجہ سے ایام مناظرہ میں میں شریک مناظرہ بھی نہ ہو سکا۔ اور ناظم جمعیتہ الاحناف نے جب بات بگڑتی دیکھی۔ فوراً کوتوال صاحب سے کہا۔ کہ اب نقض امن کا خوف ہے۔ انہوں نے قانوناً جلسہ بند کر دیا۔

پھر کیا ہوا؟

یہ سب جماعت مذبوحی حرکات کے لئے رخنہ کی متلاشی رہی۔ کہ ہاشم علی کی آواز جو ہمارے خلاف سنی۔ بلا خوف مذہب اس کی بیٹھ جا تھپوڑی جب

دیکھا کہ اس پر بھی ہمارا کام نہ بنا، اور سمجھا کہ جمعیۃ الاحناف کا نام تو بدنام ہو چکا ہے فوراً جماعت المسلمین نام رکھ کر چند خوارج شریک کر کے اُس کے پردہ میں مجھ پر حملہ شروع کر دیئے۔ لیکن ان حملوں میں یہ ضرور کہونگا کہ بعض حملے میرے حق میں مفید ہوئے کہ مجھے میری غلطی پر اطلاع ملی۔

اس امر میں میں جماعت المسلمین کا مشکور ہوں۔

اس لئے کہ نہ صرف میں بلکہ ہماری جماعت بفضلہٖ ہمیشہ سے حق گو اور حق نوش و حق نیوش رہی ہے۔ قبول حق میں ہمیں کبھی عار نہ ہوئی اور خدا کرے کہ کبھی مثل مولوی اشرفعلی یا دیوبندی وہابیوں کے ہمیں ضد آئے۔ خدا حق نوشی حق گوئی حق نیوشی پر ہی خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

یہ حملہ کیوں کیا اور اوراقِ غم کیوں اٹھایا؟

محض اس خیال خام میں کہ اُسمیں تقریظین مولوی سید احمد اور حضرت قبلہ کی ہیں وہ بدنام ہوں اور خاک بدہن بخود حزب الاحناف کو قوی صدمہ پہنچے جس میں اس وقت کافی تعداد منتہی طلباء کی دورۂ حدیث کر رہی ہے اور ستر کے قریب دیگر علوم منطق فلسفہ دینیات کے طلباء ہیں۔ مگر ے

این خیال است و محال است و جنون

اور یہ خبر نہیں کہ وہ اپنی تقریظوں میں صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگرچہ من اولہ الی الاخر نہ دیکھ سکا۔ مگر بعض مضامین مختلف مقامات سے دیکھے۔ عمدہ تحقیق کی ہے۔ اور مخالفین بد آئین کو دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ پھر آگے تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں بوجہ رعایت فصاحت و بلاغت و طرز ناول جو

فی زمانہ، امر پسند ہے۔ مسلک ادب عالمانہ کا البتہ بعض جگہ خیال نہیں رہا۔
ہے۔ رہیں وہ روایتیں جن میں حضرت خاتون جنت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ
عنہا کی گریہ وزاری کا فراق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر گریہ وزاری اہل بیت
کرام کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے غم میں کیا گیا ہے وہ روایتیں اول
تو مختلف فیہ ہیں۔ الخ

اسی طرح عزیز ازجان مولوی ابو البرکات سید احمد لکھتے ہیں۔ اس
کتاب کو فقیر نے چند روز تک اپنے پاس اس غرض سے رکھا کہ میں اس کو
از اول تا آخر بغور پڑھوں۔ اور حظ اٹھاؤں۔ اور اگر بعض امور میرے فہم ناقص سے
بالاتر ہوں تو حضرت مؤلف ممدوح کی خدمت میں گذارش کروں لیکن ایک
جانب تو دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مفوضہ اسباق دوسری
جانب فتوی نویسی۔ الخ

غرضیکہ ہر دو حضرات بالاستیعاب نہ دیکھ سکے۔ لہٰذا ان پر اعتراض بیجا ہے
اور مخلصانہ تحقیق ہوتی تو میری ابتدائی معروض کے مطابق مجھے مطلع کرتے مگر
جہاں اپنی رسوائی کا انتقام لینا مقصود ہو وہاں حقائق حق کہاں۔ اور چونکہ میں
زمانہ تالیف میں انسداد فتنہ ارتداد میں بھی مشغول تھا۔ جلدی جلدی مسودہ لکھ
کر یہاں لاہور بھیجا۔ اور یہاں کی عدیم الفرصتی اس کے مطالعہ سے مانع رہی۔
افسوس ؎ مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند
سگ را بپرس خشم تو با ماہتاب چیست

خیر مختصر یہ کہ مجھے قبول حق میں کبھی عار نہیں۔ میں ان غلطیوں کا اعتراف

کرتا ہوں جو اوراقِ غم میں ہوئیں۔ شعر

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد۔

ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ ذیل مقامات پر وراق غم میں اصلاح فرمالیں:۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	شکار تیر مذلت	مزلت ز سے ہے۔ فازلہما الشیطان کی طرف اشارہ ہے۔
۶۳	۳	آتا لیتی سینہ کوٹتا ہوا آیا۔	روتا ہوا آیا۔
۱۷۱	۱۷	تواب نظر سفلا میں اس کا زوال لازمی ہوا	تواب ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوکر اُسکا اپنے مبدء اصلی کیطرف لوٹنا ضروری ہوا۔
۱۷۱	۸	ولادت علی کرم اللہ وجہہ	یہ ایک روایت ہی معلوم کہا تک صحیح ہے اسے بھی مد…
۱۷۳	۱	علی علا سے مشتق ہے	اس میں اُئی بھی نہیں بلندی کے معنی ہیں نا پسند ہو…
۳۰	۴ - ۱۷	بیوقوفوں۔ بیرحموں	انہوں نے لکھ لیں۔
۱۷۶	۱۷	خلافت پر اُترے الخ	اس سے اوپر کی عبارت یوں پڑھیں صاحب حدیقۃ المذاہب نے رافضیوں کے مذہب کی تردید میں اپنی مسدس میں خوب لکھا ہے
۲۹۴	۵	زیر ماتم آلِ محمد	اس شعر کو کاٹ دیں۔
۳۰۸	سطر اول سے	ہم تو سر ننگے ہیں	یہ کسی کا مسدس رقت آمیز لکھ دیا تھا اس سارے مسدس کو نہ پڑھیں۔

غرضکہ جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو ہمارے اوراق غم کا غلط نامہ سمجھ…

اور اصلاح کریں۔ دوسرے ایڈیشن میں ہم کافی تحقیق کے ساتھ خود مضامین بدل دیں گے۔ اور جماعت المسلمین نے اپنے بدعت کے جام جم میں سلسلہ حنفی کے متعلق جو اعتراض کیا ہے۔ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت المسلمین درحقیقت ایک نمائشی نام ہے۔ ورنہ یہ وہی ہیں جو تنقیص شان سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے عقیدہ میں حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعطاء الٰہی مختار عالم ہیں اور یہی تمام اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اوراقِ غم کی غلطیاں جن سے جماعت المسلمین مجھے شیعہ لکھ رہی ہے۔ اُس سے مجھ پر کیا حکم لگتا ہے۔ علماء احناف سے اگر استفتاء کیا جائے گا۔ تو غایت مافی الباب ان اغلاط کی صحت پر اصرار کرنے والے کو گنہگار کہہ سکینگے۔ اور میں تو اُن غلطیوں کو تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈا پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو اٹھانا چاہتے ہیں۔

مجھے رافضی لکھکر

تو رافضی کہنے والے خود رافضی بنے۔ اس لئے کہ رافضی وہ ہے جو سب شیخین کرے۔ قرآن کریم کو محرف مانے۔ ماتم کرنے والا۔ تعزیہ نکالنے والا گنہگار ہوگا۔ نہ کہ خالص رافضی بدین ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ افعال کرنے والا عاصی اور سخت گنہگار ہے۔ روافض کا کفر تو ان کے اعتقادات کی وجہ سے ہے۔ خیر اب دعا ہے۔ کہ جس طرح ہم نے اپنی غلطیاں تسلیم کیں

خدا کرے کہ اسی طرح

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے علما، حفظ الایمان وغیرہ کی عبارتوں سے رجوع کا اعلان کردیں۔ اور ہمیشہ کے لئے تائب ہوکر زمرہ مسلمین میں داخل ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔ اور خدا کرے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اب آخری وقت اپنے چالیس وجہ کے کفر سے توبہ کرلیں۔ جو ان کے اساتذہ اور نجدی مولویوں کی طرف سے شائع ہوچکا ہے:۔ اب

آخری عرض یہ ہے کہ

اوراقِ غم محض ایک تاریخی کتاب ہے، اُس کو اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو اپنے اوراقِ غم کا غلط نامہ تسلیم کیا ہے۔ اسواسطے کہ اگر اس کی تمام روایات کی بھی کوئی مخالفت کرے تو کرے ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں شرکیہ تعلیم کی سرخی جو بدعت کے جام جم میں قائم کی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ دینیات کے پہلے نمبر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم بتادینا چاہتے ہیں، کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ان کا اعتراض بالکل غلط ہے۔ باقی صرف اوراق غم کے متعلق جو بھی لکھیں۔ اُس پر ہمیں عذر نہیں۔ مگر انصاف یہ چاہتا تھا کہ وہ انصاف سے کام لے کر جہاں بعض اشعار میں سے چند الفاظ

لے کر نقل کر دیئے ہیں۔ وہاں اوراق غم کی وہ عبارتیں بھی درج کر دیتے جن میں رافضیوں کا میں نے رد کیا ہے۔ جو مشتے نمونہ از خروارے درج ذیل ہیں :-

اوراق غم صـ۱۰۸ "اے پسر عوف محض آنسوؤں سے رونا تو سبب رحمت ہے۔ میں نے جو منع کیا ہے وہ منہ اور سینہ کو ٹنے کپڑے پھاڑنے کو کیا ہے" آگے حدیث ہے۔

اوراق غم صـ۱۷۸ اُس کے (خلافت) متعلق حضرات شیعہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اپنی عداوت باطنی کی وجہ سے بہت لمبا چوڑا قصہ بنا گئے ہیں"

اوراق غم صـ۱۷۹ "مگر ہاں سب وشتم کی وہی جرأت کر سکتا ہے جو رفض امر شیر خدا کرے اور حضرت علی کو اپنا پیشوا زبان سے ہی مانے اور دل میں ان کی کوئی وقعت نہ رکھے"

اوراق غم صـ۱۸۰ " اب وہ حضرات جو سب شیخین کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس رسالہ میں کچھ لکھ کر لطف مضمون کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہاں اتنا کہنا بے جا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ شیر خدا کو دروازہ عرفان سمجھکر اس محل عرفان کی دو دیواریں منہدم کر کے اس محل کو غیر محفوظ کر چکے ہیں۔ جس مکان جس قلعہ میں دروازہ مستحکم ہو اور دیواریں منہدم وہ قلعہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی سبب ہے۔ کہ ان حضرات نے اس ضد میں کہ جامع قرآن عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں قرآن کریم تک سے انحراف کر کے قرآن کریم کو محرف مانکر اپنا حصہ

اسلام سے بھی چھوڑ دیا۔"

اس قسم کے بہت سے مضامین تھے

جو اوراقِ غم میں ہیں۔ مگر جہاں حسد و عناد ہو۔ وہاں حق گوئی سے کیا تعلق۔ فدک کے مسئلہ پر میں نے اوراق غم کے صفحہ ۱۶۴ میں کافی بحث کی ہے۔ مگر جہالت و حسد کا بُرا ہو۔ کہ محض باقتضائے مضمون جو اشعار رقت آمیز لکھے۔ انہیں جوشِ انتقام میں فتوی بنا کر عوام میں فتنہ پھیلا دیا۔

اب ذرا جماعت المسلمین اور دیوبندی جماعت کے عقائد کو بھی ملاحظہ فرمالیں :-

شیطان و ملک الموت کو حضورؐ سے زیادہ علم تھا

براہین[1] قاطعہ ص۴۷۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔

صحابہؓ کرام کو معاذ اللہ کافر کہنے والا سنی ہے۔

فتاوی[2] رشیدیہ حصہ دوئم ص۱۲۔ جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے۔ اور

ص۱ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ ص۲ مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا۔

حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے۔

حفظ الایمان[1] صٓ۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہے۔

خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین[2] قاطعہ صٓ۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے۔ اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شدومد سے لکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں

فتاویٰ[3] رشیدیہ حصہ دوئم ص۱۳۔ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ

---

[1] مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی۔ [2] مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی۔ [3] مصنفہ رشید احمد گنگوہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔
علاوہ اس کے ان حضرات کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو
کفر واسلام کا سوال۔
پیدا کرتی ہیں۔ جو انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر نذر ناظرین کی جائیں گی۔

آخری معروض

ہم بفضلہ تعالیٰ حنفی سنی ہیں۔ رہی غلطی تو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ قبول حق میں عار کی جائے۔ اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ توفیق توبہ دے جو دیوبندی مولویوں کی طرف داری میں ایمان کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ میں نے اراکین دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے۔ اور میری تصدیق پر انہوں نے اپنا اطمینان کر کے ایک اشتہار بعنوان "عزاداری حسین کی حقیقت" شائع بھی کر دیا ہے جس سے حق پسند طبائع حقیقت حال معلوم کریں گی۔ اور آئندہ میری نسبت غلط فہمی میں نہ پڑیں گی۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد
خطیب مسجد وزیرخان لاہور۔

عرض ضروری

از جانب سکریٹری بزم تنظیم مسجد وزیر خان لاہور

چونکہ ہاشم علی کی اشتہار عزاداری حسین میں نہایت چالاکی سے کام لیا گیا تھا۔ یعنی مشتہر کا نام نہایت باریک قلم سے لکھکر عوام کو جلی خط سے حضرت مولانا کا نام دکھا دیا۔ لیکن الحمد للہ اُس کی فریب کاری بہت جلدی ظاہر ہو گئی اور دائرۃ الاصلاح نے اُس کا رد چھاپ دیا۔

اب بالخصوص برادرانِ ملت سے گذارش ہے۔ کہ اس پروپیگنڈا میں سکریٹری جمعیت الاحناف اور وہ جماعت جو مناظرہ میں زک اٹھا کر گئی ہے شریک ہی ہیں نے خود جمعیت الاحناف کے سکریٹری کو ہاشم علی کیساتھ ساز باز کرتے دیکھا ہے۔ لہذا انکے دام میں آکر آپ اپنا قیمتی وقت ضایع نہ کریں لہذا بغرض اطلاع یہ پمفلٹ حاضر کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہاشم علی کے پردہ میں اس پمفلٹ پر بھی انہیں صبر نہ آئے۔ اور پھر بھی زہر اگلتے رہیں۔ تو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جو چاہیں لکھیں ہم آئندہ جواب دیکر قوم کا پیسہ برباد اور حضرت مولانا کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے قوم کا بھلا ہو اور عنقریب اوراق غم کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سامنے حاضر کیا جائے گا۔ جس کے مطالعہ سے آپ اس نتیجہ پہ پہنچیں گے۔ کہ جس سنی کے پاس اوراق غم ہو گی۔ وہ اپنے آپ کو مذہب شیعہ کا بہترین مناظر سمجھے گا۔ اس لئے کہ دوسرے ایڈیشن میں تمہیدی مضمون

خصوصیت سے رد شیعہ کا علیحدہ لکھا جائیگا۔ یہ ایڈیشن زیادہ سے زیادہ
ڈیڑھ دو ماہ میں انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ اور

ہاشم علی کی جنتری سنہ ۳۴ء

میں اس قدر بد اعتقادیاں ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ایک سنی مسلمان اس
نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ یہ جنتری والا یقیناً رافضی ہے۔ اگر ملاحظہ
کرنا ہو۔۔ تو دفتر بزم تنظیم میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمالیں والسلام

(سکریٹری بزم تنظیم)

اہلسنت کو بدعاتِ محرم سے اجتناب کرنا چاہیئے

اس لئے کہ جس مذہب والے ان بدعات کے مرتکب ہیں وہ
اپنے پیشوا خلفاء راشدین کو سب و شتم کرنا اپنا مذہب سمجھتے
ہیں لہٰذا آپ حضرات کو غیرت مذہبی کرتے ہوئے ان کے
جلوسوں جلسوں سے اجتناب چاہیئے۔

اوراق غم کا دوسرا ایڈیشن بعد ترمیم تام عنقریب طیار ہونے والا
ہے۔ شائقین مطلع رہیں۔ (سکریٹری بزم تنظیم لاہور)

یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور بیمثال تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی: حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور

دعوت

مرکزی مجلسِ رضا لاہور (رجسٹرڈ) مجددِ ملّت اِمام اہلِ سُنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اَور دیگر اکابرِ اہلِ سُنّت کے مِشن کی ترویج و اشاعت کے سِلسلے میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ اُس سے بخوبی متعارف ہیں۔

آپ بھی مجلس کے وسیع تر پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مجلس کے ممبر بنیں۔

فارم رُکنیّت

مجلس کے دفتر سے طلب فرمائیں۔

